



اعلیٰ حضرت امیر ملت قیہ عالم الحاج حافظ
پیر سید جماعت علی شاہ صاحب بیت علی پوری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

انجمن خدام الصوفیہ

۲۰۱- ایف جوہر ٹاؤن ، لاہور

ومن الليل فتعجل به فاستلزل
رات میں اٹھ کر نماز اور تسبیح پڑھو

نماز، تحفہ

اور

اس کے فضائل

تصنیف لطیف قدوہ السالکین زیدۃ العارفين امیر الملت والدين المحض
عظیم البرکت ہادی شریعت رہبر طریقت حامی الکتاب والسنۃ ماحی
الکفر والبدعت قیوم ربانی محبوب بحانی حافظ الحاج قیہ
عالم و عالمیان حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری
محدث نقشبندی مجددی رضی اللہ عنہ

انجمن خدام الصوفیہ ۲۰۱۰ ایف جوہر ٹاؤن، لاہور

جبلہ حقوق محفوظ

پہلی اشاعت _____ سیالکوٹ ۱۹۳۱ء

دوسری اشاعت _____ کراچی ۱۹۶۹ء

تیسری اشاعت _____ لاہور ۱۹۹۸ء

مطبع _____ منظور اکتا بت لاہور

تعداد _____ ایک ہزار

ناشر _____ انجن خدام الصوفیہ ۲۰۱ - الف

جوہر ٹاؤن - لاہور

دینی، اصلاحی اور تبلیغی کتب کے
اشاعت میں مالی تعاون باعث نجات ہے

پیش لفظ

جولائی ۱۹۳۰ء کا واقعہ ہے کہ مخدوم وکرم قبلہ عالم قدوة السالکین زیدۃ العارفین امیر امت والدین سیدنا مولانا حضرت حافظ الحاج قبلہ پیر محمد جماعت علی شاہ صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ علی پوری کشمیر میں رونق افروز تھے۔ فرصت کا وقت تھا۔ امرتسر کے دو خادم موجود تھے۔ ارشاد فرمایا کہ میں لکھتا جاتا ہوں تم لکھتے جاؤ تاکہ مضمون شائع کر دیا جائے اور لوگ مستفیض ہوں۔ انھوں نے عرض کی کہ ہم لکھنا نہیں جانتے۔ فرمایا اللہ کوئی لکھنے والا بھیجے اور زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے اور ایک پیچ میرے دل میں کشش ہوئی۔ دل میں بے چینی اور تڑپ کہ اگر کہ کشمیر پہنچوں چنانچہ تیسرے دن حاضر خدمت ہوا۔ فرمایا الحمد للہ تم آگئے۔

میں نے ان حضرات سے کہا کہ فرصت کا وقت ہے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ میں لکھتا جاتا ہوں تم لکھتے جاؤ لیکن انھوں نے معذوری ظاہر کی۔ میں نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بھیج دیا۔ حضور رحمتہ اللہ علیہ لکھاتے گئے وہ لکھتا گیا اور صاف کر کے سناتا گیا۔ تکمیل پر مضمون رسالہ انوار الصوفیہ میں بھیج دیا گیا اور نومبر ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا اب کتابی صورت میں شائع کیا جاتا ہے تاکہ شائقین اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کوئی کتاب موجود نہ تھی۔ تمام حوالہ جات زبانی ارشاد فرمائے۔

عرض حال

یہ رسالہ "نماز تہجد اور اس کے فضائل پہلی بار ۱۹۳۱ء یا ۱۹۳۲ء میں کتابی شکل میں شائع ہوا تھا۔ دوسری مرتبہ قادری اکادمی کراچی نے ۱۹۴۹ء میں شائع کیا۔ لاہور کے یاران طریقت کی خواہش تھی کہ ہم پھر از سر نو اس کی اشاعت کریں مگر چونکہ جملہ حقوق قادری اکادمی کے پاس تھے اس لئے انہیں (کتاب پر درج پتہ پر) خط لکھا گیا مگر کچھ عرصہ بعد محکمہ ڈاک نے خط واپس بھیج دیا کہ دیئے گئے پتہ پر قادری اکادمی دستیاب نہ ہو سکی۔

اپریل ۱۹۹۸ء کو ہم سب یاران طریقت اپنے پیرو مرشد رہبر شریعت، واقف اسرار طریقت حضرت شیخ معز الدین صاحب نقشبندی جماعتی دامت برکاتہم العالیہ کی معیت میں کنجاہ شریف (گجرات) پیر طریقت رہبر شریعت عاشق محبوب کبریا حضرت ڈاکٹر شیخ اللہ دتہ صاحب طالب نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سالانہ عرس کے موقع پر حاضر تھے۔ علی پور شریف سے قدوہ اسالکین زبدۃ العارفین رہبر شریعت، پیر طریقت الحاج پیر سید افضل حسین شاہ صاحب نقشبندی جماعتی دامت برکاتہم العالیہ (سجادہ نشین دربار عالیہ علی پور سیداں شریف کے تشریف لانے پر پیرو مرشد قبلہ شیخ معز الدین صاحب نقشبندی جماعتی دامت برکاتہم العالیہ کی معیت میں دیگر یاران طریقت کے ہمراہ ان کی خدمت میں خواہش کا اظہار کیا گیا تو آپ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے ہمیں مذکورہ رسالہ کی از سر نو اشاعت کی اجازت مرحمت فرمائی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم سب پر قائم رکھے اور تمام یاران طریقت کو خصوصاً اور عوام الناس کو بالعموم اس سے استفادہ حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یاران طریقت کے تعاون سے "نماز تہجد" خوبصورت شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے فیوض و برکات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین

احقر العباد

محمد محمود نقشبندی جماعتی

مئی ۱۹۹۸ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله حمدًا ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونوكله عليه ونعوذ

بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له و
من يضلل الله فلا هادي له ونشهد أن لا اله الا الله وحده لا شريك له
ونشهد أن سيدنا و مولانا محمدًا عبيدًا و رسولًا اما بعد فاعوذ بالله
من الشطين الرجيم بسم الله الرحمن الرحيم قاله الله تبارك و تعالیٰ
تجافی جنوں بلہم عن المصاحح يدعون ، بلہم

خوفا وطمعاً۔ پ ۱۲ رس المسجده راجح ۲

ترجمہ: ان رايمانداروں کے پہلو خواب گاہوں سے الگ ہوتے ہیں
اور وہ اپنے رب کو خوف اور طمع سے پکارتے ہیں۔

پیشتر اس کے کہ اس آیرہ کریم میں مندرجہ بالا اور دیگر آیات اور احادیث
متبرکہ جو کہ اس مضمون کے متعلق فقیر پیش کرنا چاہتا ہے ان کی تفسیر اور تشریح کی جائے
یہ بتانا مناسب و ضروری معلوم ہوتا ہے کہ لفظ تہجد کے معانی مختصر طور پر بیان
کر دیئے جائیں لفظ تہجد اور ہجود کے معنی نیند کے ہیں اور تہجد کے معنی اتو و انزل
الہجود یعنی نیند کو چھوڑ دینے کے ہیں۔ چنانچہ قرآن شریف کے پاک حمد تہجد
کے معنی مفسرین نے اترک الہجود للصلوة کے ہیں یعنی اے محبوب
علیک الصلوۃ والسلام نیند کو نماز کے لئے چھوڑ دے۔

وقیل لصلوة اللیل التہجد فلا یحصل التہجد الا لصلوة
نفل بعد نفل
ترجمہ: اور رات کی نماز کو تہجد کہا گیا ہے پس تہجد یعنی ترک نوم کا مقصود

سوائے نفل پڑھنے بعد بیداری کے نہیں۔

حاصل ہوتا اس سے معلوم ہوا کہ تہجد کے معنی مطلق سوکر اٹھنے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں تہجد ایک نماز ہے جو بعد سوکر اٹھنے کے پڑھی جاتی ہے۔ عاشقان شب زندہ داراں اپنے اپنے جذبات عشق میں شب بیداری کے فضائل میں مختلف اشعار بیان فرماتے ہیں۔

اے طالبِ رُخدا بر خیز وقتِ صبحم دے سالکِ اہِ ہدیٰ بر خیز وقتِ صبحم

شبِ ریکِ عاشقانِ خدا می بناید چور و زرخندہ

ایں سعادتِ بزورِ بازو نیست تانہ بخشد خداے بخشندہ

دولتِ شبگیرِ خواہی غیزِ شبِ رازندہ دار خفتہ نابینا بود دولتِ بہ بیدارانِ رسد

خوابِ را بگذار اے جانِ پدر یک شبے بر کوئے لے خوابانِ گذر

آیتِ بالاعتجافی جنوبہم عن المضاجع میں ان مومنوں کے

محاسن اور کمال درجہ کی عبادت و عنایت حرصِ مناجاتِ الہی پائی جاتی ہے

جو خوشنودی و رضامندی خداوندِ عالم کے لئے نرم بستروں و خواب گاہوں

سے اپنے پہلوؤں کو الگ کرتے ہیں اور بارگاہِ خداوندی میں سجدہِ عجز و نیاز

کرتے ہیں کیونکہ رات کے وقت اپنے پہلوؤں کو خواب گاہ سے الگ کرنا اور پیاری

نیند کو چھوڑنا خاص معنی رکھتا ہے تفسیر روح البیان میں مذکور ہے۔

وفی اسناد التجافی الی الجنوب موت ان یقال یجاہون جنابہم

اشارۃ الی ان حال اہل الیقظۃ و الکشف لیس کحال اہل الغفلۃ و

الحجاب فانہم لکمال حہم علی المناجات ترتفع جنوبہم عن المضاجع

حین ناموا بغیر اختیار ہم کان الامراض القتلہم من نفسہا و اما اہل

الغفلۃ قتیلاً صقون بالارض لا یحی کلمہ محک -

ترجمہ: اس عبارت کا خلاصہ مطلب یہی ہے کہ تجافی جنوب میں اہل بیداری و کشف کے حال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مناجات الہی پر کمال حرص کی وجہ سے نیند میں بھی ان کے پہلو بتروں سے بے اختیار اٹھتے رہتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ زمین نے بذاتہا ان کو اپنے سے الگ کر دیا ہے یا یہ سمجھ لیجئے کہ زمین ان کو نیند میں بھی بیداری کی ہدایت کرتی رہتی ہے بخلاف غافل کے۔

کہ وہ زمین سے ملا ہوا ہوتا ہے اس کو نہ زمین اور نہ کوئی بیداری کا محرک ہوتا ہے پس وہ بیدار ہو کر علی الاستمرا اپنے مولیٰ کریم کو جو کہ انیس خلوت شب زندہ داراں ہے پکارتے رہتے ہیں۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت شریفہ تہجد گزاروں کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

ات افضل الصیام بعد شہر، رمضان صیام شہر اللہ
المحی مروا افضل الصلوۃ بعد الف یفتہ صلوۃ اللیل
افضل نمازرات کی نماز ہے۔

ترجمہ: سیدنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تحقیق رمضان شریف کے روزوں کے بعد افضل روزے محرم شریف کے ہیں اور نماز مفروضہ کے بعد نماز تہجد تفسیر روح البیان میں بحوالہ مولانا کاشفی رحمۃ اللہ علیہ زیر آیہ شریفہ مذکور ہے۔ چوں کہ ہر شب فروگذارند و جہانیاں سرسبز بالین غفلت بہ مندا ایشان پہلو از بستر گرم و فرش نرم تہی کردہ بر قدم نیاز بایستند و در شب دراز

با حضرت خداوند رازگوریندر از سہیل مینی یعنی اویس قرنی رضی اللہ عنہ منقول است
 کہ در شبے میگفت ہذا لیلتہ السجود و بیک رکوع بسرے برد و در شبے
 دیگر میفرمود ہذا لیلتہ السجود و بیک سجدہ صبح مے رساند گفتند لے اویس چون
 طاقت طاعت داری سبب چیست کہ شب ہفتی بدین دوزی بیک جال میگذاری گفت کجا است
 شب درادی کاش کہ ازل وابد یک شب بودے تا بیک سجدہ با خبر بردے و در آن سجدہ ناہائے
 زار و گریہ ہائے بے شمار کردے یعنی مولانا کاشفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب رات کا اندھیرا دنیا پر
 چھا جاتا ہے اور اہل جہاں سر بالین غفلت پر رکھتے ہیں وہ عاشقان شب زہ دار
 پہلو بہتر گرم اور فراش نرم سے خالی کر کے قدم نیاز پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور
 شب دراز میں حضرت خداوند جل و علا کے ساتھ راز کہتے ہیں حضرت سہیل مینی یعنی
 اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک رات میں آپ فرماتے تھے کہ یہ رکوع
 کی رات ہے اور ایک رکوع میں رات گزار دیتے تھے۔ اور دوسری رات میں فرماتے تھے
 کہ یہ سجدہ کی رات ہے اور ایک سجدہ میں صبح کر دیتے تھے۔ لوگوں نے کہا ابے اویس
 جب تو عبادت کی طاقت رکھتا ہے کیا سبب ہے کہ باوجود اتنی درازی کے
 کئی راتیں ایک حال پر گزار دیتا ہے اس نے کہا کہاں ہے رات کی درازی افسوس
 کہ ازل سے ابد تک ایک ہی رات ہوتی۔ تاکہ میں ایک ہی سجدہ میں شام کو صبح
 کر دیتا اور اس سجدہ میں گریہ و زاری بے شمار کرتا۔

فيقول الله تعالى بملئكتہ انظر و االى عبدی تاس عن
 فراشه و رطبہ من بين احبته و اهلہ الى صلوتہ غيبته فيما عذی
 ترجمہ :- پس اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتے ہیں کہ تم میرے

بندے کی طرف دیکھو کہ اپنے فراش اور احباب اور اہل کو چھوڑ کر
اپنی نماز کے لئے محض میری خوشنودی اور رضا مندی کے لئے
اٹھتے ہیں۔

دوسری حدیث روح البیان میں مذکور ہے جس کا مختصر ترجمہ اس طرح
ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب اولین و آخرین کو جمع فرمائے گا تو ایک
منادی بلند آواز سے پکارے گا کہ وہ لوگ جن کے پہلو خواب گاہوں سے رات کے
وقت الگ ہوا کرتے تھے کھڑے ہو جاؤ فیقومون ولہم قلیل پس یہ تمہاری
سی جماعت کھڑی ہو جائے گی پھر وہ آواز کرے گا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی حمد و
ثنا راحت و تکلیف میں کرتے تھے اٹھو فیقومون ولہم قلیل فیسحون
الی المجنتی تو یہ تمام جنت میں بھیجے جائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ رات کا
جاگنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت محبوب ہے جس کا ثواب جنت ہے۔
شب بیداری کی تحریص و ترغیب میں کسی بزرگ نے فرمایا ہے۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے حشر تک سونا رہیگا خاک کے سایہ تلے

دوسری آیت پارہ ۲۹ سورہ مزمل کے شروع میں مولیٰ کریم اپنے
محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو خاص مخاطب کر کے مجھ کو پانہ انداز میں ارشاد فرماتے
ہیں یا ایہا المنہمل قم اللیل الا قلیلاً اے ہمارے محبوب کبیل
اوڑھنے والے اٹھ رات کو نماز کے لئے، تھوڑا حصہ رات کا یا یہا المنہمل
کے خطاب میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
نہایت لطف و کرم و محبت سے خطاب کیا گیا ہے۔ تفسیر سراج المنیر اور روح البیان

میں مذکور ہے کہ اس وقت جبریل علیہ السلام نے تشریف لاکر حضور علیہ السلام
 فداہ روحی و ابی و امی کو یا ایہا المن مل کے پاک خطاب سے مخاطب فرمایا
 جبکہ سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کان نائمًا فی اللیل من ملائعتی رات
 کو کبیل اڑھے سوئے ہوئے تھے۔ اور روح البیان نے اس میں ایک خاص حالت کی طرف
 کنایہ بھی کیا ہے وہ یہ ہے کہ جب سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء وحی میں
 جیل حرا سے واپس دولت خانہ میں تشریف لائے فرمایا زملونی جب حضرت
 سیدتنا خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے کبیل اڑھا دیا تب حضرت جبرائیل
 علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا یا ایہا المن مل قم اللیل الا قلیلاً۔

ای لا تنزل و توقد و د ع هذه الحال لما

هو افضل منها و قم الى الصلوة فی اللیل۔

ترجمہ :- اے پیارے اڑھنے والے (کبیل)، اڑھ کر آرام نہ کر
 اور اس حال کو چھوڑ دے اس حال کے لئے جو اس سے افضل ہے۔ اور
 رات کو نماز کے لئے اٹھو۔

تفسیر سراج المنیر میں بھی اسی طرح مرقوم ہے۔

قم اللیل ای الذی هو الخلوۃ والخفیۃ والسر فصل
 لنا فی کل لیلۃ من هذا الجنس وقت بین یدینا
 بالمتابجاة والانتبہا نزل علیک من کلامنا
 فانا نرید اظہارک واعلاء قدرک فی السبر
 البی والسر والجهل۔

ترجمہ: یعنی اے محبوب رات کو اٹھ اس لئے کہ وہ وقت علیحدگی اور پوشیدگی کا ہے ہمارے لئے خصوصیت سے ہر رات میں ایسی رات کی نماز پڑھو اور ہمارے سامنے مناجات کرنے کے لئے کھڑا ہوا اور ہماری کلام جو سچہ پرنازل کی گئی ہے اس سے پڑھ کیونکہ ہم تیرے قدر کا دریاؤں اور جنگلوں اور ظہار اور پوشیدہ میں اظہار و اعلا کرنا چاہتے ہیں۔

پس حضور علیہ السلام نے اس قیام پر معہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایسا مجاہدہ کیا کہ ان کے پاؤں متوم ہو گئے اور زنگ زد ہو گئے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے تخفیف فرمائی جن کا اس سورہ شریفہ کی آخری آیتوں میں بیان فرمایا ہے ان سے معلوم ہوا کہ اس نماز تہجد کا کس قدر تاکید حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ اور اس خطاب یا ایہا المن صل سے کس قدر لطف سے خطاب فرمایا گیا ہے۔ اسی طرح اس کے بعد میری آیت اسی سورہ میں اللہ تعالیٰ اسی قیام تہجد کی تحریص و ترغیب کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔

ان ناشئة الليل هي اشد وطأ و اقوم قیلاً
تحقیق رات کا اٹھنا ریاضت نفس کے لئے سخت تر اور موافقت
دل کی زبان کے ساتھ ہونے میں خوب تر ہے۔

یعنی رات کا اٹھنا نفس پر جو اپنے بستر اور مکان اور احباب سے الگ ہونا ہے کلفت اور ثقل کی رو سے نہایت مشکل ہے۔ اس لئے رات کے اٹھنے میں نسی و نذا جانا ہے۔ تفسیر روح البیان میں ہے۔

يقال العيب وطى الشئ اى دلنه بوجله فان النفس

القائمة بالليل الى العبادۃ اشد وطأ من التي تقوم
 بالنهار فلا يد من قيام الليل فان افضل العبادۃ استغفار
 ترجمہ :- عرب کے محاورہ میں وطی النبی سے مراد پاؤں سے لتاڑنا اور کھیلنا
 ہے پس رات کی عبادت کے لئے اٹھنا نفس کے لئے بہت مشکل ہے
 پس ضروری ہوا۔

رات کا اٹھنا نماز کے لئے کیونکہ وہ عبادت افضل ہوتی ہے جو نفس کے لئے بہت
 مشکل ہے پس معلوم ہوا کہ رات کا اٹھنا ہی نفس کو مغلوب کرتا ہے اور رات کو اٹھنے
 والے کا نفس ہی مطمئن ہو جاتا ہے جس کو قرآن شریف میں رضائے مولیٰ و دخول جنت کی
 خوشخبری آئی ہے یہ بات تجربہ سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ ریاضت کرنے سے بھاری کام بھی
 آسان ہو جاتا ہے پس ایسے وقت میں جب کہ دل فارغ ہوا ورتنام دنیا کی آوازیں ساکن
 ہوں۔ اور دل کی زبان سے موافقت ہو جو کچھ زبان پڑھے دل فکر کرے تو قرآن شریف
 کا پڑھنا کیا لطف دیتا ہے۔ یہ برکت و فضیلت نماز تہجد ہی میں رکھی گئی ہے چنانچہ
 چوتھی آیت میں خصوصیت سے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد
 فرماتے ہیں۔

ومن الليل فتسجد به فقلت لاك يا ابي
 اسری ریح دوسرا۔

ترجمہ :- اور کسی قدر رات کے حصے میں پس تہجد پڑھ ساتھ اس (قرآن)
 کے۔ یہ تہجد آپ کے لئے زائد ہے۔

حکم ہوتا ہے کہ ہماری نیند کو چھوڑ کر رات کے حصے میں بھی قرآن شریف

پڑھ جس طرح دن کی نماز پڑھتا ہے کیونکہ تجھ کو بڑا مرتبہ دیتا ہے وہ تعریف کا مقام شفاعت ہے جب کوئی پیغمبر بول نہ سکے گا تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے عرض کر کے خلق کو تکلیف سے چھڑا دیں گے۔ ہذا فی تفسیر روح البیان و موضح القرآن رات کے جاگنے اور نماز میں قرآن شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ سے نہایت اعلیٰ مراتب نصیب ہوتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی تعریف چھبسیویں پارہ سورہ زاریات میں فرماتے ہیں۔

وَمَا نُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ۔

ترجمہ:- وہ لوگ (متقین دنیا میں) رات کو بہت تھوڑا سوتے تھے۔

تفسیر روح البیان میں اس کی تفسیر اس طرح آتی ہے کہ ہمیں اشارہ ہے اہل احسان کی طرف

وَهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْمَشَاهِدَةُ لَا يَنَالُونَ بِاللَّيْلِ
ترجمہ وہ رات کو نہیں سوتے اس میں ضرور عبادت کرتے ہیں اور بہت
کم سوتے ہیں اور رات کا اکثر حصہ اپنے مولیٰ کریم کی عبادت میں
اور یاد میں گزار دیتے ہیں۔
حدیث شریف میں ہے۔

وعن أبي الدرداء رضي الله عنه قال سألت رسول
الله صلى الله عليه وسلم أي صلاة الليل أفضل
قال في نصف الليل۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

نرگس اندر خواب غفلت یافت بلبل صد وصال
نخنہ نابینا بود دولت بر بیداراں رسد

قال المغنوی

در دشت تم داد حق تا من ز خواب بر جہم در نیم شب با سوز و ناب
در دہا بخشید حق از لطف خویش تا خشم جملہ شب چوں گا و میش
سبحان اللہ بندگان خدا اپنی بیماری اور تکلیف کو بھی اپنی خوش قسمتی پر
حمل کیا کرتے تھے۔ اور اسی حالت میں اپنے مولیٰ کریم کی عبادت کرتے تھے۔ اور
بیماری کی بے آرامی کے سبب جو نیند نہ آتی تھی اس میں جاگتے ہوئے خدا
کو بھی یاد کرتے تھے۔ ان کی مدح سرائی قرآن کریم میں بدین الفاظ مذکور ہے۔

وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۝ ۲۶ س ۷۱ آیات

ترجمہ۔ وہ سحر کے وقت رکھچلی رات میں، استغفار کرتے تھے۔

یہ آیت شریفہ عام ہے خواہ بصورت نماز تہجد استغفار کی جائے یا بعد از
نماز تہجد استغفار علیحدہ کی جائے۔ چنانچہ تفسیر روح البیان میں مذکور ہے۔

ای مع قلۃ ہجو علم و کثرۃ تہجد ہم پیدا و ہو

علی الاستغفار حتیٰ الاسحار

ترجمہ یعنی قلّت نیت اور کثرت نماز تہجد پر وہ نظر نہیں کرتے اور

بوقت اخیر شب وہ استغفار کرتے ہیں۔

اس دلیل سے است کہ عمل خود معجب بنودہ اندوازاں حساب نہ اشته

یعنی وہ لوگ اپنے اعمال پر متکبر نہ ہوتے تھے اور اس کو حساب میں نہ رکھتے تھے

کسی بزرگ نے فرمایا ہے۔

طاقت ناقص، موجب غفران نہ شود
راضیم گرمہ دعائے عیاض نہ شود

قال السعدی رحمۃ اللہ علیہ۔

عذر تفسیر خدمت آوردم کہ ندارم بطاعت استظہار

عاصیاں از گناہ توبہ کنند عارفان از عبادت استغفار

گناہگار گناہ سے توبہ کرتے ہیں عارف اپنی تصور عبادت سے استغفار کرتے ہیں

حضور علیہ السلام سے سوال کیا گیا کیف الاستغفار یا رسول اللہ فرمایا

قولوا اللهم اغفر لنا وارحمنا وتب علينا انك انت التواب الرحيم

بنہرگان خدا با وجود تھوڑا سونے اور زیادہ عبادت کرنے کے بھی اللہ

تعالیٰ سے بخشش مانگتے ہیں اور اپنے عملوں پر مغرور نہیں ہوتے اور ان کو کسی

گنتی میں نہیں لاتے۔ اور خدا کی بارگاہ میں بوقت سحر نہایت الحاج وزاری

سے عرض کرتے ہیں اللهم اغفر لنا وارحمنا وتب علينا انك انت

التواب الرحيم اے اللہ ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم فرما۔ اور ہم پر رجوع

فرما تحقیق تو ہی رجوع فرما نیوالا مہربان ہے۔ قال الحافظ رحمۃ اللہ علیہ

ہر گنج سعادت کہ خدا داد بجا فظ از بین دعائے شب و در و سحر بود

خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے جو نیک بختی کا

خزانہ خداوند عام نے عطا فرمایا وہ رات کی دعا و سحر ہی رطائف کا نتیجہ تھا۔

کسی دوسرے بزرگ نے فرمایا ہے۔

در کورے عشق شوکت شاہی نمی نرند اقرا بہتگی کن و دعوائے چاکری

کوچہ عشق میں تجھ سے شوکت شاہی نہیں چاہتے لے عاشق تو بندگی کا اقرار کر کے غلامی کا دعویٰ کر۔

تیسرے پارہ سورہ آل عمران میں بھی ان کی تعریف اس طرح آئی ہے۔
 وَالْمُتَّخِضِينَ بِالْأَسْخَامِ يَعْنِي خَيْرِ شَبَابٍ رَاثًا اُٹھ اٹھ کر گناہوں کی معافی چاہنے والے ہیں۔ اس پاک جملے نے اللہ تعالیٰ کے مخلص بندوں صبر کرنے والوں راست بازوں اور اللہ کے سامنے فروتنی کرنے والوں اور راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والوں کی تعریف کو مکمل کر دیا معلوم ہوا کہ کھلی رات کا اٹھنا اور استغفار کرنا ہی باعث تکمیل درجات ہے اس لئے مقبولان الہی رات کو سجد و قیام میں گزار دیتے ہیں چنانچہ انیسویں پارہ سورہ فرقان رُبعِ اول میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا
 ترجمہ:- اور وہ لوگ (عباد الرحمان) راتوں کو اپنے رب کے لئے سجدہ اور قیام میں گزار دیتے ہیں روح البیان میں آیا ہے۔ اگرچہ تمام دن بھی وہ عبادت اور نمازوں میں لگے رہتے ہیں مگر تفصیص بتیوت اس لئے ہے۔

لَا تَعْبَادَةُ اللَّيْلِ اَشَقُّ وَالْعَمَلُ مِنَ الرِّيَاءِ وَلَهُوِ بَيَانٍ
 حاشیہ فی معاملتہم مع ربہم ووصف لیلہم بعد وصف نہاء لہم
 ترجمہ: کیونکہ رات کی عبادت بہت مشکل ہے اور ریاء سے بہت بعید ہے
 اور وہ ان کے حال اور معاملہ کا بیان ہے جو ان کا رب کے ساتھ
 ہے اور ان کی رات کی حالت کی صفت کی گئی۔

حضرات سعید بن المسیب اور فضیل بن عیاض وابوسلمان درانی وحبیب بن علی

شیاء وقال لعن اخفض من صوتك شيئاً، واذا ابوداؤد روى
الترمذی بخوة

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک رات پس ناگہاں گذرے حضرت ابوبکر رضی
اللہ عنہ پر کہ نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ وہ پست کرتے تھے آواز
اپنی اور گذرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر اور وہ پڑھتے تھے نماز
در حالیکہ بلند کرنے والے تھے آواز اپنی کہا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ
نے پس جبکہ جمع ہوئے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما
نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ اے ابوبکر گذرا تھا میں
تجھ پر اور تو نماز پڑھتا تھا پست کئے آواز اپنی کہا حضرت ابوبکر
نے تحقیق سنا تھا میں اس کو کہ مناجات کرتا تھا میں اس سے
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مناجات کرتا تھا اپنے رب سے
وہ سنتا ہے نہیں محتاج طرف بلند کرنے آواز کے۔

اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے
گذرا تھا میں تجھ پر اور تو نماز پڑھتا تھا بلند کئے ہوئے آواز اپنی پس کہا حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے اے رسول خدا کے جگاتا تھا میں سوتے ہوؤں کو وقت عبادت
کے بہ سبب گرانی نیند کے جاگتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جاگیں اور ہانتا تھا میں شیطان کو
پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکر بلند کر آواز اپنی کچھ اور فرمایا
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ پست کر آواز اپنی کو کچھ یعنی دونو کو اعتدال کی

طرف رہنمائی کی۔ روایت کی یہ ابو داؤد نے اور ترمذی نے مانند اس کے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ نماز جو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پڑھ رہے تھے وہ نماز تہجد تھی۔ اور اس وقت حضور علیہ السلام کا دورہ فرمانا۔ کیونکہ جب حضور علیہ السلام نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اونچی پڑھنے کا سبب دریافت فرمایا تو انھوں نے فرمایا کہ میں سونے والوں کو جگانے کے لئے اونچی پڑھتا تھا۔ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جواب سے عین مناجات آہستہ پڑھنا ثابت ہوتا ہے معلوم ہوا کہ یہی نماز تہجد خدا سے مناجات کرنے کا ذریعہ ہے اور افضل الصحا یہ اس میں کس قدر خود بھی کوشش فرماتے تھے۔ اور دوسروں کو بیدار کرنے کے حریص تھے۔

۳۔ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتقد الشیطان علی قافیتہ، اس احکم اذا ہو نام ثلث عقد یقر ب علی کل عقد ۴ علیک لیل طویل فار قد فات استیقظ فذکر اللہ انخلت عقد ۴ فان تویضا، انخلت عقد ۴ فان صلی انخلت عقد ۴ فاصبح نشیطا طیب النفس والا فاصبح خبیث النفس کلان متفق علیہ۔

ترجمہ:- روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ گرہ لگاتا ہے شیطان اوپر گدی سر ایک ہتھارے کے جس وقت کہ وہ سوتا ہے تین گرہ مارتا ہے ہر گرہ پر یعنی ڈالتا ہے بیچ دل سونے والے کے اوپر تیرے رات

در از باقی ہے پس سورہ پس اگر جاگا وہ شخص پھر یا دیکھا اللہ کو یعنی دل سے
یا زبان سے کھل جاتی ہے ایک گرہ۔

یعنی گرہ کسالت اور بطالت کی پس اگر وضو کیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے
پھر اگر نماز پڑھی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پس صبح کرتا ہے شادمان پاک نفس اور اگر
نہ جاگا اور نہ ذکر کیا نہ وضو کیا اور نماز نہ پڑھی صبح کرتا ہے پلید نفس کاہل روایت کی
یہ حدیث بخاری اور مسلم دونوں نے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ باعث پاکیزگی ننس اور شادمانی کا نماز تہجد ہی
ہے اور شیطانی گرہ جورات کو آدمی کی قفا (گدھی) پر ماری جاتی ہیں سوائے
شب بیداری کے نہیں کھلتیں۔

۴۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رحم اللہ من جلا قام فی اللیل فصلی فایقظ امرأۃ فان ابنت نضح
فی وجہہا الماء ثم اللہ امرأۃ قامت فصلت وایقظت زوجہا
فصلی فان ابی نضحت فی وجہہ الماء دواء ابوداؤد والنسائی
مشکوۃ باب التہیص صلی قیام اللیل

ترجمہ۔ روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ اٹھا وقت
سے رات میں پھر نماز پڑھی اور جگایا اپنی عورت کو

پس نماز پڑھی اس عورت نے بھی پھر اگر عورت نہ جاگے یعنی بہ شیب غلبہ نمید کے
اور کثرت کسل کے چھٹیے دیتے اس نے اس کے منہ پر پانی سے اور رحمت کرے

اللہ اس عورت کو کہ اچھی رات سے اٹھی اور پھر نماز پڑھے اور جگایا خاوند کو پس پڑھی نماز اس کے خاوند نے بھی۔ پھر اگر نہ جاگا خاوند چھیٹے دیئے اس کے منہ پر پانی کے روایت کی یہ حدیث ابو داؤد اور نسائی نے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو مرد اور عورت ایک دوسرے کو رات کی نماز (تہجد) کے لئے جگا دے اور اگر بیاغت کسل اور زیادہ دینید کے ایک دوسرے غفلت معلوم کرے تو منہ پر پانی کے چھیٹے مار کر واسطے اطاعت الہی کے اس کے جگانے میں سعی کرے تو خداوند تعالیٰ سے رحمت کے مستحق ہوں گے اور اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کو نیکی پر جبر کرنا بھی جائز ہے بلکہ مستحب ہے

۵۔ دوسری حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُنزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ الی سماء الدنیا حین یشقی ثلث اللیل الاخر ینزل من ید عنی فاستجیب لہ من یشالی فاعطیہ من یغضلی فاعقل لہ متفق علیہ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزول فرماتا ہے رات کے کہ بابرکت ہے اور بلند ہے ہر رات میں طرف آسمان دنیا کے یعنی نیچے کے اس وقت کہ باقی رات ہی ہے تہائی رات پھیلی۔

فرماتا ہے کون ہے کہ پھارے مجھ کو میں قبول کروں۔

میں واسطے اس کے۔ کون ہے کہ مانگے پس دون میں اس کو۔ کون ہے کہ

بخشش چاہیے۔ مجھ سے پس بکثوت میں اس کو روایت کیا اسے بخاری اور مسلم نے اس حدیث سے نہایت فضل و احسان و عطا ہے اس شخص کے لئے جو رات کے اس حصہ میں جاگتا ہے۔ ایک دوسری حدیث بھی اسی مضمون کی مؤید اسی باب میں آئی ہے۔

۶۔ عن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان فی اللیل لساعة لا یوافقہا رجل مسلم یمال اللہ فیہا خیرا من امر الدنیا والاخرۃ الا اعطاه ایاہ وذلک کل لیلۃ۔ رواہ مسلم ترجمہ:- اور روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق رات میں ایک ساعت ہے کہ نہیں پاتا اس کو مرد مسلمان اس حال میں کہ مانگے اس میں اللہ سے بھلائی اور دنیا اور آخرت سے مگر کہہ دیتا ہے اس کو وہ اور یہ ہر شب میں ہے روایت کیا اسے مسلم نے اور وہ ساعت اکثر کے نزدیک آدھی رات کے ہے۔

۷۔ قالت ام سلیمان بن داؤد علیہ السلام یا نبی لا تكثر النوم باللیل فان كثرة النوم باللیل تترك الانسان فقیراً یوم القیامتہ (علی) مرسلاً کنز العمال

ترجمہ:- حضرت سلیمان بن داؤد کی والدہ ماجدہ نے فرمایا ہے اے بیٹے رات کی نیند کو زیادہ نہ کر رات کی نیند کی زیادتی انسان کو قیامت کے دن فقیر کر کے چھوڑے گی۔

۸۔ من كثرت صلوة باللیل حسن وجهہ بالنہار (جابر)
کنز العمال باب قیام اللیل۔

ترجمہ: جس شخص کی نماز رات میں زیادہ ہو وہ اس کا منہ
خوبصورت ہوگا (جابر)

۹۔ افضل الساعات جوف اللیل الاخر (عمر بن عبدہ)
باب قیام اللیل۔

ترجمہ: کچھ رات کا درمیان تمام ساعتوں سے افضل ساعت ہے (عمر بن عبدہ)

۱۰۔ ما کعتان یرکعھا ابن آدم فی جوف اللیل الاخر خیر لہ
من الدنیا وما فیہا ولولات اشق علی امتی لفاضة علیہم
عن ابن نصر عن حسان بن عطیہ مرسل کنز العمال

ترجمہ:- جو بیٹا آدم علیہ السلام کا کچھ رات کے درمیان جو دو رکعتیں
پڑھے وہ دنیا و ما فیہا سے اس کے لئے بہتر ہیں اگر میں اپنی امت
پر تنگی اور تکلیف کا خیال نہ کرتا البتہ نماز تہجد کو ان پر فرض
کر دیتا (ابن نصر)

۱۱۔ علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم ومقرہ بت علی
اللہ ومروضة للرب ومکفأة للشیات ومنہات عن الذنوب ومنظرة
عن النجس ابن عساک عن سلیمان وابو نعیم کنز العمال۔

ترجمہ:- رات کے قیام کو لازم پکڑ و پس تحقیق وہ ان نیکو کاروں کا طریق
تھا جو تم سے پہلے گئے وہ تہائے لئے باعث قبولِ رضائے الہی

ہے برائیوں کی کفارت اور گناہ سے بچانے والی اور جسم کو تمام
آلودگیوں سے محفوظ رکھنے والی ہے (ابن عساکر)

۱۲۔ علیکم بصلوة اللیل ولو رکعة واحدة فان صلوة اللیل منلها تة
عن الاثم وتطفي غضب الرب تبارک وتعالی وتدفع عن اهلها حر النار
يوم القيامة وان البغض الخلق الى الله ثلاثة الرجل كثير النوم
بالنهار ولم یصل من اللیل شیئاً والرجل یشرب الاکل ولا یسبی
الله تعالی علی طعامه ولا یجده والرجل كثير الضحك من غیر
عجب فان كثرة الضحك لیست القلب ومیراث الفقہ۔
(کنز العمال، ابن عمر باب قیام اللیل۔)

ترجمہ:- رات کی نماز کو لازم کیڑا اگرچہ ایک ہی رکعت ہو پس تحقیق رات کی
نماز گناہوں سے بچانیوالی رب تبارک وتعالی کے غضب کو بچانیوالی
اور اس کے پڑھنے والے سے غدا ب دوزخ اور قیامت کو دور رکھنے
والی ہے تحقیق اللہ تعالیٰ کے نزدیک البغض الخلاق تین آدمی ہیں
جن پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ ناراض ہوتا ہے ایک وہ جو دن کو زیادہ
سوئے اور رات کو کچھ بھی نہ پڑھے دوسرا وہ جو بہت کھائے اور
کھاتے وقت نہ بسم اللہ پڑھے اور نہ اللہ کا شکر کرے تیسرا وہ جو بغیر
کسی عجب کے زیادہ مہنتا ہو کیونکہ زیادہ مہنتی دل کو مردہ کر دیتی ہے
اور فرق کا وارث بناتی ہے۔ (ابن عمر)

۱۳۔ اذا استيقظ الرجل من اللیل والیقظ اقله وصلاً

مرکتین کتباً من الذاکمین والذاکم است رابی ہریرہ کنز العمال باب قیام اللیل
ترجمہ: جب کوئی آدمی رات کے کسی حصہ میں بیدار ہوا و اپنی اہلیہ کو جگائے
اور مل کر دو رکعت پڑھیں تو وہ دونوں (مرد اور بیوی) ذکر کرنے
والوں میں لکھے جاتے ہیں۔ رابی ہریرہ رضی اللہ عنہ،

۱۲۔ عن المغيرة قال قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی توضأ
قد ماہ فقیل لہ لہ تصنع هذا وقد غفرت لک ما تقدم من ذنبک
وما تاخذ قال ا فلا کون عبد ا شکور ا متفق علیہ مشکوٰۃ باب
تحریر علی قیام اللیل۔

ترجمہ: روایت ہے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ قیام کیا ہی صلی
اللہ علیہ وسلم نے یعنی رات کو یہاں تک کہ سوچ گئے قدم ان کے پس
کہا گیا واسطے ان کے کس واسطے کرتے ہیں یہ آپ حالانکہ بخشے گئے
آپ کے واسطے وہ لغزش آپ کے جو پہلے ہوئے اور وہ کہ پیچھے
ہوئے۔ فرمایا کیا نہ ہوں میں بندہ شکر گزار روایت کی یہ
بخاری اور سلم نے۔

پس اللہ تعالیٰ نے جو میری سب لغزشیں بخش دی ہیں (حالانکہ حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی لغزش نہیں ہوئی) کیا عبادت کی مشقت چھوڑ دوں
اور شکر گزار بندہ نہ بنوں بلکہ مغفرت کی یہ نعمت اور دوسری نعمتیں جو مجھے
عطا ہوئی ہیں ان کے شکرانہ میں مجھے بہت سی عبادت کرنی چاہیئے تاکہ میں
شکر گزار بندہ بنوں۔

تمام آیات اور احادیث مندرجہ بالا تہجد اور تہجد گزاروں کے حق میں وارد ہیں۔ اب اقوال و عمل بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین برائے استفادہ طالبانِ حق درج کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے امام عالیجناب امام ربانی قطب الاثنیٰ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک آدمی ساری رات جاگتا رہا مگر اس نے عشاء اور فجر کی نمازیں جماعت سے نہیں پڑھیں دوسرے آدمی نے عشاء اور فجر کی نمازیں جماعت سے پڑھیں۔ اور آخری رات اٹھ کر تہجد پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس باجماعت نماز پڑھنے والے کا ثواب ساری رات جاگنے والے کی نسبت زیادہ ہے کیونکہ اس نے نمازیں جماعت سے نہیں پڑھیں۔ اگرچہ وہ جاگتا رہا۔ سوکراٹھنے میں جو تکلیف نفس کو ہوتی ہے وہ ساری رات جاگنے میں نہیں ہوتی۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے تجافی جنوبہ عن المضاجع اور جو انعام و اکرام کے وعدے کھپلی رات کو اٹھنے والوں کے لئے فرمائے اور کسی کے لئے نہیں فرمائے قرآنِ عین کا لفظ تہجد گزاروں کے سوا اور کسی کے لئے نہیں فرمایا۔ تہجد کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تو فرض تھی مگر امت پر سنت ہے۔

اور جتنی نمازیں ہیں ان کو روشنی میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے لئے اندھیرے

نماز تہجد کی خصوصیت

میں پڑھنے کا حکم ہے کیونکہ یہ خفیہ نماز ہے اور پڑھنے والے اور خدا تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہونی چاہیے۔ چنانچہ فقیر کے استاد مولوی حافظ حاجی احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پیوری ایک بجے رات کو آمہتہ چیکے بغیر کسی آمہٹ کے

اُٹھ کر خود پانی لے کر اندھیرے میں نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور باوجودیکہ بیسیوں طالب علم مسجد میں موجود ہوتے تھے لیکن کبھی کسی پر آپ نے ظاہر نہیں ہونے دیا

۱۔ اندھیرے میں تہجد
خدا تعالیٰ نورانی اور روشن کر دیتا ہے اس کے
دل میں نورانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس
کے چہرے سے انوار الہی ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

۲۔ مرنے کے بعد اس کی قبر میں نورانیت اور روشنی ہوگی۔ خداوند تعالیٰ
فرمائیں گے تو میری محبت میں بال بچے اور گرم بستر چھوڑ کر اندھیری رات میں تہجد
پڑھا کرتا تھا۔ اس کی برکت سے آج ہم تیری قبر میں روشنی کرتے ہیں۔

تہجد پڑھنے کے فائدے
۱۔ تہجد پڑھنے والے کے دل پر دس بجے دن تک
دنیا کا کوئی رنج و غم فکر اور صدمہ نہیں آ سکتا
اور اگر وہ شخص نیزہ بھر آفتاب نکلتے تک مراقبہ میں بیٹھا رہے تو خداوند تعالیٰ کے
فضل و کرم سے شام تک کوئی رنج و غم اس کے دل پر نہیں آ سکتا۔ گویا کہ وہ دنیا
میں ہی جنت میں ہے۔

بہشت آنجا کہ آزارے بناشد
کسے را با کسے کارے بناشد
ایں سعادت بزور بازو نیست
تا ند بخشد خداے بخشندہ

۲۔ پچھلی رات اٹھنے والے کو دین و دنیا میں کوئی پرواہ نہیں رہتی۔

۳۔ جو شخص بونا غم ہمیشہ تہجد پڑھتا رہے گا۔ اس کی دوسری نمازیں پھر کبھی
قضا نہیں ہوتیں خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اپنے خزانہ رحمت سے

اس کو باقی پنج گنا ادا کرنے کی توفیق بخش دیتا ہے۔

۴۔ اس کو حضور قلب اور اخلاص کی نعمت نصیب ہوتی ہے۔

۵۔ اس کا قلب ستغنی ہو جاتا ہے۔ دنیا میں وہ کسی کا محتاج نہیں رہتا خدا تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِ تحقیق اللہ تعالیٰ جل شانہ نیک کام کرنے والوں کی اجرت ضائع نہیں کرتا فرماتے ہیں کہ جو لوگ نیک کام کرتے ہیں، ان کا اجر ہم دے دیتے ہیں۔ دنیا میں بھی دیتے ہیں، قیامت کو بھی دیتے ہیں، اب اگر ایک شخص تین بجے رات سے اٹھ کر نفل تہجد پڑھ کر صبح تک درود شریف پڑھتا رہا، یا ذکر اذکار کرتا رہا اور ایک دوسرا آدمی ۹ بجے دن تک سوتا رہا، اگر یہ دوسرا دیوانہ شخص یہ کہے کہ مجھے کچھ مل جائے تو اس کا کیا حق ہے۔ وہ کیسے اس شخص کی برابری کر سکتا ہے جو رات کو اٹھ کر پڑھتا رہا کیا اس کو اجر نہیں ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ملیگا۔

جگت مزدوری نہ رکھے کیوں رکھے بھگوان

جب دنیا میں ہم کسی کا کام کرتے ہیں اور وہ ہمیں اجرت دیتا ہے تو خدا تعالیٰ جو رحم الراحمین ہے اپنے بندوں کی اجرت کیوں ضائع کرے گا۔ اجرت کس کو ملے گی۔ کام کرنے والے کو۔

کہتے باجھ نہ ملے مزدوری پھر نائیں کس بھر واسے

جب تک کام نہ کرو گے اجرت نہیں ملے گی پھر کس بھر سے پھر رہے ہو۔

۶۔ خدا تعالیٰ کچھلی رات اٹھنے والے کو اولاد سے محروم نہیں رکھتا۔

کسی شخص نے ایک بزرگ سے سوال کیا کہ بکری ایک سال میں ایک یا دو
حکایت بچے جنتی ہے اور کتیا ایک سال میں چار دفعہ جنتی ہے اور بھولوں
 میں بارہ بچے دیتی ہے مگر چنک دیکھو باوجودیکہ ہر روز ہر بابکریاں ذبح ہو جاتی
 ہیں۔ بکریوں کے گلے کے گلے فظ آتیں گے اور کتے صرف ایک یا دو چاہتے تو یہ تھا کہ
 کتوں کے گلے کے گلے اور بکریاں ایک دو فظ آتیں لیکن عا مد بالکل برعکس ہے
 اس کی کیا وجہ ہے یہ بات خلاف عقل ہے اور سمجھ میں نہیں آتی ان بزرگوں نے
 فوراً ارشاد فرمایا۔ اس کی وجہ اس کے سوا اور کوئی معصوم نہیں ہوتی کہ کتاساری
 رات جاگتا رہتا ہے اور کھلی رات سو جاتا ہے۔ بکریاں پہلی رات کو سو کر کھلی رات کو
 اُٹھتی ہیں۔ یہ وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے بکری کی اولاد میں اس قدر برکت دیدی
 ہے۔ یہ سب کھلی رات جاگنے کی برکت ہے۔

تہجد کا وقت اور طریقہ تہجد کا وقت بارہ بجے رات سے شروع ہو کر
 صبح صادق تک رہتا ہے اب یہ اس کی کتنی
 رکعتیں ہیں حدیث شریف میں تین روایتیں ہیں۔ بارہ رکعت۔ آٹھ رکعت۔
 چار رکعت زیادہ وقت ہو تو بارہ اس کے کم ہو تو آٹھ اور اگر قحط کا وقت ہو
 تو چار رکعت پڑھے لیکن دود و کر کے پڑھے عریضہ شریف میں آیا ہے۔
 صلوة اللیل مثنیٰ مثلاً رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اس کی
 ترکیب وہی ہے جو اس کو پیر کا فرمان ہو اگر سورہ اعلیٰ پڑھے تو دو سو تین ہیں
 ۱۔ پہلی رکعت میں بارہ مرتبہ پھر ہر رکعت میں ایک ایک کرتا جائے حتیٰ کہ
 بارہویں رکعت میں ایک مرتبہ پڑھے۔

۲۔ پہلی رکعت میں ایک مرتبہ پھر ہر رکعت میں ایک ایک بڑھاتا جائے حتیٰ کہ بارہویں رکعت میں بارہ مرتبہ۔

اب گھٹانے والی ترکیب دینی فوائد کے لئے بہتر ہے اور حسب الارشاد حضرت صاحب رحمہ اللہ علیہ بڑھانے والی ترکیب دنیاوی فوائد کے لئے، اگر ہر رکعت میں سورہ اخلاص بڑھاتا جائے تو اس کی برکت سے قحط طرے ہی عرصہ میں خداوند تعالیٰ اس کو دولت مند بنا دیتا ہے۔ اور جو شخص ۴۰ روز متواتر تہجد پڑھنے میں ناغہ نہ کرے خداوند تعالیٰ اس کو اپنے خزانہ رحمت سے سحر خیزی کی توفیق عطا فرما دیتے ہیں۔

غافلوں کو جس طرح کچھلی رات کا اٹھنا حرام ہے ہندگان خدا کو اس وقت کا سونا حرام ہے گویا ان کو کچھلی رات بستر کا ٹنٹا ہے۔ جب تک وہ اٹھ کر نقل تہجد نہ پڑھ لیں ان کو آرام و چین نہیں آتا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حال میں لکھا ہے ایک دن ان کی تہجد کی نماز فوت ہو گئی۔ صبح اٹھ کر بہت روتے رہے۔ ایک دن پھر وقت تنگ ہو گیا نہ اٹھے تو شیطان نے آکر جگا دیا۔ آپ نے اس سے پوچھا تو تو نماز سے لوگوں کو روکتا ہے مجھے کیوں جگایا پہلے تو وہ لیت و لعل کرتا رہا۔ پھر اس نے کہا کہ اس دن آپ کی نماز قضا ہو گئی۔ اور آپ روتے رہے۔ آپ کو کئی نمازوں کا ثواب مل گیا میں نے خیال کیا کہ آپ کو جگا دوں۔ تاکہ آپ کو ایک ہی نماز کا ثواب ملے زیادہ ثواب کے مستحق نہ ہوں۔

صحاح کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے اگر کسی کی تہجد کی نماز نہ پڑھائی

تو اس کی ماتم پرستی کی جاتی تھی لوگ ماتم پرستی کے لئے آتے تھے اور کہتے تھے کہ سنا ہے آپ کی تہجد کی نماز فوت ہو گئی کیونکہ مسئلہ ہے کہ نوافل کی قضا نہیں اس لئے تہجد کی نماز قضا نہیں ہو سکتی۔

مسئلہ یہ ہے تین چیزیں تصوف کا اصول ہیں کم خور و ن کم گفتن کم خفتن بہر مومن مخلص کے لئے ضروری ہے کہ تھوڑا کھاتے تھوڑی بات کرے اور تھوڑا سوئے۔ ضرورت وقت کے لئے نیند بھی نفس کے آرام کے لئے خدا تعالیٰ نے ایک نعمت بخشی ہے۔ مولیٰ کریم خود فرماتے ہیں و جعلنا نومکم سبائا ہم نے منہاری نیند کو بنایا آرام و آسائش اس کی نیند کا حق اتنا ہے کہ ایک فاعل انسان کی آنکھ بند ہو جائے۔ پھر جس وقت آنکھ کھلے اُٹھ کر بیٹھ جائے نفس کا اتنا ہی حق ہے خواہ تین گھنٹہ سویا ہو خواہ پانچ گھنٹے سویا ہو۔

ہزار ہا بندگان خدا ایسے گزرے ہیں جو تمام عمر نہیں سوئے۔ حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الاولیاء میں ان سب کا حال بیان کیا ہے ہر ایک یا رطریقت کو اس کا مطالعہ ضروری ہے جو اصل فارسی نہ پڑھ سکے وہ اس کا ترجمہ اردو و انوار الاولیاء منگاکر پڑھ لے لاہور حاجی چراغ الدین سراج الدین کی دکان سے مل سکتی ہے۔

حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمۃ کے حال میں لکھا ہے کہ آپ ساری عمرات کو کبھی نہیں سوئے رات کو نیند آنے لگتی تو آنکھ میں نمک ڈال دیتے تمام عمر میں سات من نمک اس طرح خرچ ہوا۔ ایک بزرگ کے حال میں لکھا ہے کہ رات کو ایک پتھر پر جو ایک بالشت بھر چڑا تھا۔ اور جس کے دونوں طرف بہت گہرے

گڑھے کھودے ہوئے تھے بیٹھ کر ساری رات گزار دیتے۔

بعض بزرگ ایسے بھی گذرے ہیں کہ کنویں پر وسط میں لکڑی رکھ لیتا اور اس پر بیٹھ جاتے تاکہ گرنے کے خوف سے نیند نہ آئے۔ اور ذکر کرتے رہتے بعض ایسے ہوئے ہیں کہ رات کو کمر تک پانی میں کھڑے رہے تاکہ نیند نہ آئے اور عبادت کرتے رہے بعض نے عمر بھر رات کا کھانا نہیں کھایا۔ تاکہ نیند نہ آئے بعض ایسے گذرے ہیں جو تمام عمر قائم اللیل اور صائم الدھر تھے۔ چنانچہ حضرت خواجہ ضیاء معصوم صاحب رحمۃ اللہ نقشبندی مجددی سرہندی کا بی بی نے جو زیادہ تر مکہ شریف اور مدینہ شریف میں رہا کرتے تھے بن بلوغت سے لے کر اسی برس کی عمر تک دن کو ہر روز روزہ رکھا۔ اور رات کو جاگتے رہے اور جب مکہ شریف میں تشریف فرما ہوتے تو ہر رات ستائیس مرتبہ طواف کیا کرتے۔ ایک طواف میں کعبہ شریف کے گرد سات دفعہ پھرنا پڑتا ہے۔ ایک دفعہ فرماتے تھے کہ ایک بڑھیا ساری رات طواف کرتی رہتی ہے۔

دوسرے حضرت حافظ حاجی سلطان محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی جن کا مولد موضع غفری ضلع شاہپور تھا مگر چونکہ نواب شیخ نصیر الدین صاحب لاہوری رئیس اعظم کے حال پر نظر عنایت تھی ان کے پاس کئی سال تک قیام فرما رہے آپ کا مزار پر انوار لاہور میانی صاحب میں سنگ مرمر کا بنا ہوا جنازہ گاہ کے پاس زیارت گاہ محقوق ہے۔ آپ کی عادت مبارک بھی یہی تھی۔ اسی برس کی عمر میں آپ نے ایک وق فرمایا کہ بارہ برس کی عمر سے آج تک میں نے تکیہ پر رات کو سر نہیں رکھا۔ اور تمام عمر روزہ نہیں چھوڑا یعنی آپ بھی قائم اللیل اور صائم الدھر تھے۔ جب شیخ صاحب مرحوم ریاست بھاولپور میں وزیر اعظم تھے تو فقیر نے کوثر بلوچستان

جاتے ہوئے اپنے جانے کی اطلاع ان کو دی تو وہ خود گاڑی لے کر اسٹیشن پر آئے اور فقیر کو ساتھ لے گئے۔ کھانے کا وقت ہوا تو حاجی صاحب نے بھی ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیا۔ میں نے خیال کیا اب بوڑھے ہو گئے ہیں شاید عادت چھوڑ دی ہوگی۔ دوسرے دن دوپہر کو کھانا آیا تو کچھ کھا لیا۔ دوسرے دن فقیر نے پوچھا کہ آپ کی عادت تو ہمیشہ روزہ رکھنے کی تھی۔ اب آپ نے وہ عادت چھوڑ دی فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا سب سے آپ کو دیکھتا ہوں کہ آپ کھانا میرے ساتھ کھاتے ہیں۔ تو بڑی محبت کے لہجے میں فرمایا کہ شاہ صاحب خوش قسمتی سے آپ میرے مہمان ہوں اور میں روزہ رکھوں۔ گویا حاجی صاحب نے اپنا عہد جو خدا تعالیٰ کے ساتھ تھا اور اسی برس کا معمول چھوڑ کر فقیر کی خاطر کھانا کھا لیا۔ ان کے فرمانے کا میرے دل پر اس قدر صدمہ ہوا کہ فقیر اگلے ہی دن صبح گاڑی پر سوار ہو کر سیدھا کوٹہ چلا گیا۔ میں نے حاجی صاحب کو کہا کہ پہلے بھی میں نے یہ واقعہ سنا ہوا ہے کہ حضرت جنید بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانے کے قطب تھے۔ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔ ایک دن ان کے ہاں مہمان آ گئے۔ اسی طرح انھوں نے بھی مہمانوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا لیا۔ بعد ازاں کسی خادم نے عرض کی کہ آپ تو روزہ دار تھے۔ یہ کیا کیا۔ آپ نے فرمایا کہ دوستوں کے ساتھ مل کر کھانے کو میں نفلی روزہ سے افضل سمجھتا ہوں۔

میرے گاؤں کے متصل ایک پیر بھائی نواجی دار رحمۃ اللہ علیہ کسا پن میں رہا کرتے تھے انھوں نے فقیر سے ذکر کیا۔ کہ میں برس ہو گئے جب کہ میں اپنے پیر و مرشد شاہ صاحب قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں داخل سلسلہ ہوا۔ اس تیس برس کے عرصہ میں میری ایک دن کی تہجد کی نماز بھی قضا نہیں ہوتی۔ اور پانچ وقتہ

اس دن بھی تہجد قضا نہیں کی میں نے کہا۔

آفرین باد بریں ہمت مردانہ تو
ابن کاراز تو آید و مرداں چنیں کنند
ایمان ہو تو یہ ہوا اعتقاد ہو تو یہ ہو۔

میرے پر بھاتیوں میں سے جہاں تک میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا کسی پر بھائی
نے بھی نفل تہجد قضا نہیں کئے ہوں گے۔ میرے حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ
کے بڑے صاحبزادے حضرت محمد بنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساری عمر عشاء کے وضو
سے اشراق کی نماز پڑھتے رہے۔

حضرت سید محمد امین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین آلومہار
شریف ضلع سیالکوٹ نے فرمایا کہ ان کے گھر میں ایک دن حضرت خواجہ خان عالم صاحب
نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ جو باولی شریف ضلع گجرات کے باشندے تھے آلومہار
شریف میں اپنے پر بھاتیوں کے ہاں تشریف لائے۔ انھوں نے چونکہ ان کے ساتھ
بہت درویش تھے بہت سا کھانا پکایا۔ اور ایک بہت بڑے برتن میں ڈال کر ان
کے آگے رکھ دیا کہ پہلے آپ کھالیں پھر درویش کھائیں گے۔ چونکہ حضرت صاحب
بڑے قوی جوان اور بابرکت تھے۔ آپ نے سب کا سب کھانا تناول فرمایا۔ اس پر
یہ نادم ہوئے کیونکہ باقی درویشوں کے لئے کھانا نہیں تھا۔ پھر تیار کر دیا۔ یہ بڑے
حیران ہوئے کہ یہ انسان ہیں یا جن کہ اس قدر کھانا کھا گئے ہیں کھانے کے بعد جا کر
آپ نے نماز عشاء پڑھائی۔ نماز پڑھانے کے بعد اسی مصلے پر دوڑا نوراقے میں
بیٹھ گئے اسی وضو سے تہجد اسی سے فجر اور اسی سے اشراق کی نماز پڑھ کر اٹھے
فرمایا پھر تو ہم حیران ہو گئے کہ یہ انسان ہیں یا فرشتہ کہ اتنا کھا گئے نہ نیند آتی

دوسری نمازوں کے متعلق میں یہ دعویٰ نہیں کر سکتا۔ میں نے کہا اس کے کیا معنی وہ پنجوقتہ نماز فرض ہے اور یہ سنت اس بندہ خدا نے کہا کہ پانچ نمازیں تو میں خدا تعالیٰ کے حکم سے پڑھتا ہوں۔ تہجد پیر کے حکم سے۔ خدا تعالیٰ کی ذات تو غفور و رحیم ہے وہ مجھے بخش دیگا۔ اور تہجد کی نماز پیر کے حکم سے پڑھتا ہوں۔ اس میں اگر ناغہ ہو گیا تو اپنے پیر و مرشد حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کونسا منہ لیکر جاؤں گا۔ کہ آپ نے مجھے حکم فرمایا تھا کہ تہجد پڑھو اس کی میں نے تعمیل کی۔ اس مرحوم کی یہ بات سنکر فقیر کے کان کھل گئے۔ اس نے کہا ساری عمر میں مجھ پر دو مرتبہ بڑی مشکل پڑی۔ ایک دفعہ فروری کا مہینہ تھا کسی ہندو کے گاؤں میں مہمان ہوا۔ اس گاؤں میں مسجد بھی کوئی نہیں تھی۔ انھوں نے مجھے ایسے مکان میں سلایا۔ جہاں چو پائے بندھے ہوئے تھے۔ اور باہر سردی تھی بارش ہو رہی تھی۔ باہر بھی کیچڑ تھی۔ پانی کا ٹوٹا رات کو ساتھ رکھ لیا تھا۔ کچلی رات کو اٹھا وضو کیا اور دیکھا باہر کیچڑ اندر جگہ لپیڑ تھی بہت دیر تک سوچتا رہا۔ دل میں خیال تھا کہ آج نافرمانی ہوئی۔ بڑی دیر سوچنے کے بعد دل میں خیال آیا۔ اور چار پائی کو الٹا بچھا دیا۔ قبلہ رخ کر کے نفل پڑھ لئے دوسری مرتبہ پانی کی نگہبانی کے لئے رات کو کھیت میں کھڑا تھا۔ میل میل چاروں طرف پانی تھا۔ رات کو زمیندار پانی توڑ کر لے جاتے تھے۔ ساون کا مہینہ تھا۔ کچلی رات ہوتی تو سوچا اب نماز کیسے پڑھوں باہر زمین پر جاؤں تو وہاں پانی ہی پانی ہے اور جگہ خالی نہیں بہت دیر سوچ کر ایک کھیت کے منڈیر پر جس پر گھاس تھی۔ پانی میں کھڑا ہو گیا پاؤں اور گھٹنے پانی میں تھے۔ ہاتھ اور پیشانی منڈیر پر رکھ کر سجدہ کرتا تھا۔

ہے۔ اور نہ ادنگھہ

حریفان بادہ باخوردند و رفتند
تہی خم خانہ ہاگردند و رفتند
ان کی یہ ہمت اور برکت دیکھ کر پھر تو ہم قربان ہو گئے ہم نے کہا یہ تو کوئی
فرشتہ ہیں دیوان حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے۔
خواب و خورق ز مرتب عشق دور کرد
آن دم رسی بدوست کہ بے خواب خورشوی

میرے استاذ صاحب حضرت سید امیر حمزہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ساکن
مکان شریف ضلع گورداسپور نے ایک دن فرمایا کہ ستوبرس میں میری سات وقتوں
کی نمازوں میں سے ایک وقت کی نماز بھی قضا نہیں ہوتی نماز پنجگانہ تہی اور اشراق
ایک چورگوبرانوالہ کے ضلع میں کسی کی دو بھنیوں نکال کر لے آیا۔ مالکوں نے
دیکھا کہ بھنیوں نہیں ہیں وہ پیچھے بھاگے وہ ٹرک پر دوڑے جا رہے تھے چور
نے ان کے پاؤں کی آہٹ سنی اس نے بھنیوں کو تو چھوڑ دیا اور آپ ٹرک سے
سو قدم کے فاصلے پر ایک طرف ہو کر نماز شروع کر دی۔ مالکوں نے دیکھا کہ
بھنیوں تو جا رہی ہیں مگر چور نہیں اس کی تلاش میں ادھر ادھر دوڑے دیکھا کہ
ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے یہ اس کے پاس کھڑے رہے۔ جب اس نے سلام
پھیرا تو انھوں نے پوچھا کہ حضرت صاحب ادھر کوئی آدمی تو نہیں دیکھا اس نے
کلام تو کوئی نہ کیا اور اشارہ سے کہا 'ہوں ہوں' اور پھر دو رکعت نماز کی
نیت باندھ لی انھوں نے سمجھا کہ یہ تو کوئی ولی اللہ ہے کہ بات بھی نہیں کرتا۔
حالانکہ چور وہی تھا۔ وہ اپنی بھنیوں لے کر چلے گئے۔ چور نے نماز تہجد کے بہانے

اپنی جان بچانی نتیجہ جب جھوٹی نماز کا بہانہ بنا کر چور نے اپنی جان بچالی تو سچي خالصاً لوجہ اللہ نماز تہجد پڑھنے سے خدا تعالیٰ اس کو دوزخ کی آگ سے نہ بچائے گا وہ تو رحم الراحمین ہے۔

چند اور تہجد گزاروں کا حال سنو۔

۱۔ میرے استاد حافظ عبدالوہاب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک پٹھان تہجد گزار نوشہرہ علاقہ پشاور میں ایک مسجد میں گیا۔ وہاں ایک مسافر خزانے لے رہا تھا۔ اس تہجد گزار نے اس کا گلا کاٹ دیا۔ صبح ہوئی نمازی آئے۔ دیکھا ایک مردہ پڑا ہوا ہے اور تمام مسجد میں خون ہے لوگ حیران ہوئے پوچھا تو وہ کہنے لگا میں وظیفہ پڑھ رہا تھا اور یہ خرخر کر رہا تھا اور یہ میرے وظیفہ میں خلل ڈالتا تھا اسلئے میں نے اسے مار ڈالا۔

۲۔ ۴۰ برس کا واقعہ ہے کہ فقیر اپنے پیر و مرشد قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چورہ شریف جا رہا تھا۔ حاجی سراج الدین صاحب مرحوم لاہوری میرے ساتھ تھے۔ فروری کا مہینہ اور سخت سردی تھی۔ راولپنڈی سے گاڑی ایک بجے جاتی تھی بہم اسٹیشن پر پہنچے گاڑی چلی گئی۔ ہم صدر میں حافظ فضل حق صاحب مرحوم والی مسجد میں آکر لیٹ گئے ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں گزرا تھا۔ پورے دو بجے ایک تہجد گزار صاحب آگئے۔ مجھے گھٹنے کے نیچے ہڈی پر ایک ڈنڈا زور سے مارا اور ایک مسافر کو بھی اور کہا جلدی آؤ مسجد میں بے حین لیٹے ہیں ان کو زکا لو۔ سرائے میں ایک پیسہ دینے کی خاطر مسجد میں آکر گوز مارتے ہیں اور مسجد کو پلید کرتے ہیں۔ فقیر نے باہر نکل کر فوراً وضو شروع کر دیا۔ میرا مرحوم ساتھ حاجی

سراج الدین صاحب ہوری ٹھیکیدار تھوڑی اندھیرے میں باہر نکل آیا لیکن پشیمنے کی چادر اور پگڑی اندر چھوڑ آیا۔ وضو کر کے واپس گئے تو پگڑی اور چادر نذرانہ کوئی اٹھا کر لے گیا۔ سردی کا موسم تھا میرے رفیق کو بہت سخت تکلیف ہوتی۔ ڈوبے رات سے اس بزرگ نے چراغ جلایا۔ جگہ دیکھ کر تھوڑے ہر گھر پر فجر تک ذکر میں مشغول ہو گیا۔ فجر کے وقت حافظ صاحب مرحوم آئے انھوں نے نماز پڑھا لی۔ نماز کے بعد جب انھوں نے سلام پھیرا تو فقیر کو دیکھ لیا۔ نماز سے فراغت کے بعد میرے پاس آ بیٹھا اور فرمایا آپ یہاں کیسے ہیں نے کہا ریل پر گیا تھا۔ گاڑی چلی گئی میں واپس آ گیا۔ فرمایا مجھے کیوں خبر نہ کی۔ چار پائیاں بستر سے سب تیار تھے میں نے کہا ایک بجے رات آپ کو کیا تکلیف دیتا خانہ خدا میں آکر پناہ لی تھی یہاں ایک ظالم بلا پڑی اس نے ڈنڈا مار کر میری یہ ہڈی توڑ دی ہے وہ شخص بھی پاس ہی بیٹھا تھا۔ حافظ صاحب مرحوم نے فرمایا شاہ صاحب آپ اس کو معاف کر دیں وہ یا غتان کے نواب امب کا بیٹا ہے میں نے کہا حافظ صاحب اچھا انصاف ہے اس نے بلا وجہ خانہ خدا میں میری ہڈی توڑ دی اور آپ کہتے ہیں اسے معاف کر دو وہ نواب ہوگا تو اپنے گھر کا ہوگا میں اس کی نوابی کو کیا جانوں اس کے بعد حافظ صاحب توجہ لے گئے اور فقیر اسی جگہ میں بیٹھا رہا۔ جب نو بجے کا وقت ہوا فقیر باہر نکلا تو وہی شخص کتابوں کا ایک ڈھیر آگے رکھے ہوئے مسجد کے صحن میں دھوپ میں بیٹھ کر وظیفہ پڑھ رہا تھا۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگا کیا آپ سید ہیں میں نے کوئی جواب نہ دیا پھر کہا اگر آپ سید ہیں تو مجھے معاف کر دیں۔ میں نے کہا دوسروں کو مارنا جائز ہے اس نے پھر دوبارہ اٹھ کر میرے قدم پکڑ لئے اور کہا مجھے معاف کر دیں میں

نے کہا اس شرط سے معاف کرتا ہوں کہ آئندہ تم کسی مسافر کو تکلیف نہ دو۔ اس نے وعدہ کیا۔ فقیر نے معافی دے دی اور باہر چلا گیا۔

۳۔ ایک دفعہ فروری کے مہینے میں فقیر وزیر آباد اسٹیشن پر پہنچا۔ رات کا ایک بج چکا تھا۔ سیالکوٹ کو جانے والی کوئی گاڑی نہیں تھی صبح چھ بجے وہاں سے گاڑی چلتی تھی۔ اسٹیشن پر ایک بہت بڑی جامع مسجد ہے فقیر اس میں چلا گیا۔ اسمیں اور بھی بہت سے مسافر تھے۔ حافظ ظفر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے ساتھ تھے اور مسجد سے باہر گئے ہوئے تھے۔ رات کو اندھیرا تھا۔ ایک شخص نے آواز دی۔ حافظ جی، میں نے کہا وہاں جی واس نے کہا۔ بکواس کیا کرتا ہے میں تم کو تو نہیں بلانا میں نے کہا مجھے کیا علم بکواس تو تو کرتا ہے۔ میرا اتنا کہنا تھا کہ اس نے مجھے گالیاں سخت دینی شروع کر دیں میں نے نماز شروع کر دی وہ گالیاں دیتا رہا کہتا تھا کہ دن نکل لے تیری خبر لوں گا۔ شاید ہی کوئی کالی ہوگی جو اس نے نہ نکالی ہوگی۔ اگر دوسری دفعہ میں اس کی بات کا جواب دیتا تو وہ ضرور مجھے مارتا۔ مگر میرے چپ کرنے نے اسے اور موقعہ دیا۔ آدھ گھنٹے کے قریب گالیاں دیکر چراغ جلا کر جگہ دیکھ کر نماز تہجد شروع کر دی اور نماز کے بعد صبح تک وظیفہ میں مشغول رہا۔ فجر کا وقت ہوا فقیر نے امامت کی۔ وہ تہجد گزار شخص بھی مقتدی تھا۔ سلام کے بعد میں نے اس کو کہا کہ تو پھر نماز پڑھ لے۔ مجھے کہنے لگا رات کو آپ تھے جس کو میں گالیاں دے رہا تھا۔ مجھے کیا علم تھا کہ آپ ہیں۔ آپ تو فلاں فلاں خوبیوں کے مالک ہیں۔ اتنے میں فقیر جو نالے کر باہر نکلا۔ مسجد کے دروازے پر پہنچا تو اس نے میرے پاؤں پکڑ لئے اور کہنے لگا۔ مجھ کو معافی دو۔ مجھ سے بڑی غلطی ہوئی۔

کہ رات آپ کو گالیاں دیتا رہا۔ باقی مسافر نمازیوں نے بھی اس کی سفارش کی
فقیہ نے کہا اس شرط سے معاف کرتا ہوں کہ پھر کبھی تمام عمر کسی مسافر کو تکلیف نہ
دے اگر یہ وعدے کرے تو معافی دیتا ہوں۔ اس نے وعدہ کیا فقیر نے معافی دی اور
ریل پر جا کر سوار ہو گیا۔

فقیر نے یہ تین چشم دید واقعہ اس لئے لکھے ہیں کہ اس نماز تہجد سے جس میں
خدا تعالیٰ کی مخلوق کو تکلیف پہنچے سو رہنا بہتر ہے اور یہ بھی حدیث شریف میں آیا
ہے کہ نفل تہجد گھر میں پڑھنے کا زیادہ درجہ ہے فرمایا اپنے گھروں کو قبریں نہ
بناؤ۔ نماز تہجد گھروں میں پڑھا کر و چونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب
تھے۔ اس لئے آپ نے پہلے ہی یہ حکم دے دیا تھا کہ یہ لوگ مسجدوں میں جا کر خدا کی
مخلوق کو تکلیف نہ دیں۔

فقیر جمیع اہل اسلام کو عموماً اور اپنے یاران طریقت کو خصوصاً تاکید
شدید کرتا ہے کہ حتی الامکان تہجد فضا نہ ہونے دیں۔
اندکے پیش تو گو گفتم غم دل ترسیدم
کہ دل آزر وہ شوی ورنہ سخن بسیار است

حیثاً لا، باب النعیم نعيمها وللعاشق المسکین مایتج ع

فقیر بارگاہ الہی میں دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ فقیر کو اور فقیر کے جملہ
متعلقین اور متوسلین اور جمیع یاران طریقت کو نماز تہجد گزارنے کی توفیق
بخشے اور ہمارا سب کا خاتمہ بالآخر کرے۔ آمین ثم آمین